بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۳۵
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ہفتہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۳ شعبان ۱۳۸۷ھ ۲۶ اخاء ۱۳۴۶ہش ۲۶ اکتوبر ۶۷ء | نمبر ۲۴۲

اخبار احمدیہ

95

-• ربوہ ۲۵ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۲۵ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ نیز آنکھ کے نیچے ایک پھنسی بھی نکلی ہوئی ہے جو تکلیف دے رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

-• ربوہ ۲ اخاء۔ بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے کارگزاری کے لحاظ سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے کی خوشی میں ایک خاص جلسہ منعقد کیا۔ جس میں اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے نئے سال میں پہلے سے زیادہ شوق اور جذبہ سے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ اور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے تقاریر فرمائیں۔ اس موقعہ پر نمایاں کام کرنے پر ربوہ کے مختلف حلقہ جات کو انعامات بھی دیئے گئے۔

-• وہ لجنات جن کی طرف سے ابھی تک سالانہ رپورٹ دفتر میں موصول نہیں ہوئی مہربانی کر کے نوٹ کر لیں کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی سالانہ رپورٹ بھجوا دیں۔ ورنہ سالانہ کارگزاری میں ان کی رپورٹ شامل نہیں ہو سکے گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جاکرتہ میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے انیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

انڈونیشیا کے احمدی احباب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

جلسہ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ایک پُرسوز اجتماعی دُعا اور پُر اثر خطاب سے فرمایا

محترم صاحبزادہ صاحب کی انڈونیشی زعماء سے ملاقاتیں۔ پریس کانفرنس سے خطاب۔ اخبارات میں وسیع پیمانہ پر چرچا

جاکرتہ ۲۲ اخاء (بذریعہ تار) جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا انیسواں جلسہ سالانہ جکارتا کے الیسٹورا سٹیڈیم میں ۲۱ اخاء کو منعقد ہوا۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے جو مشرق بعید کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں، اور آج کل انڈونیشیا میں ہیں ایک پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

دعا کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ مسٹر سوردتو لوتے انڈونیشیا کے احمدی احباب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُس خصوصی پیغام کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا جو حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ اپنے اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت انڈونیشیا کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ اپنے دن اور رات بکثرت ذکر الٰہی اور دعاؤں میں بسر کریں۔ کیونکہ دنیا میں غلبہ اسلام کے دن اب بالکل قریب ہیں۔ اسلام کا یہ موعودہ غلبہ جو بہرحال رونما ہو کر رہے گا۔ اور ہو گا بھی بہت جلد ہم سے اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم جان و مال کی قربانی وقت کی قربانی ذاتی مفاد کی قربانی۔ الغرض کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ حضور نے اپنے پیغام میں احمدی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ پس حالات کے تقاضوں کو پہچانتے ہوئے اپنی کمر ہمت کس لو۔ حقیقی اسلام کی اشاعت میں اپنا تن من دھن لگا دو اور سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں ایک ہمہ گیر پاک تبدیلی پیدا کرو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس روح پرور پیغام کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں احباب جماعت کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا ہمارا مقصد جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے یہی ہے کہ ہم پورے کرۂ ارض کو ایک عظیم الشان روحانی انقلاب سے ہمکنار کر دکھائیں۔ یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کی بے مثال ولازوال تعلیم کا عملی نمونہ پیش نہ کریں۔ اس کے بغیر نہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ دوسروں کو اسلام کی آغوش میں لانے کا باعث بن سکتے ہیں۔ آپ کی یہ پُر اثر تقریر ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ بعدہ اس کا مقامی زبان میں ترجمہ سنایا گیا۔

جلسہ گاہ کو بڑے بڑے قطعات سے جن پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات درج تھے آراستہ کیا گیا تھا۔ ملک کے مختلف حصوں سے دو ہزار احباب نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پچھلے دنوں سربرآوردہ انڈونیشی زعماء سے ملاقاتیں کیں ان میں قومی مشاورتی کمیٹی کے سربراہ اعلیٰ جنرل نسوتشن، مغربی جاوا کے گورنر، وزیر امور مذہبی اور سابق وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر حطا شامل ہیں۔

مزید برآں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بنڈونگ میں ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا۔ جس میں اخباری نمائندوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ چنانچہ مقامی روزناموں میں اس پریس کانفرنس کے متعلق کثرت سے خبریں شائع ہوئیں۔

سٹیڈیم سے باہر ایک تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ نمائش دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کی آئینہ دار تھی۔ اس میں اسلامی لٹریچر تصاویر اور چارٹس کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقی کو واضح کیا گیا تھا۔ لوگوں نے اس نمائش میں بہت دلچسپی لی۔ اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ انڈونیشیا)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی میراث اور ملکیت ہے اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنا سراسر خیر و برکت کا موجب ہے

چندہ تحریک جدید اور چندہ وقف جدید کی طرف دوستوں کو خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے

اگر ہم ان کی طرف پوری توجہ نہ دینگے تو اسلام اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں کیسے پوری ہوں گی

اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ وہ چندہ وقف جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَهُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۔ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۔ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ

(آل عمران آیات ۱۸۱، ۱۸۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۔ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۔ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

(فاطر آیات ۱۶ تا ۱۸)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ

دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانیاں پیش نہیں کرتے بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دنیوی فوائد پر منتج ہوگا اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہوگا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ (شَرٌّ لَّهُمْ) ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور برائی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہوں گے۔ اس بخل کے دو قسم کے نتائج نکلیں گے۔ ایک اس دنیا میں اور ایک اُس دنیا میں۔ جو شخص بخل سے کام لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرتا۔ وہ اس دنیا میں جہنم میں پھینکا جائیگا اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا جس سے سارے جہنمی سمجھ لیں گے کہ وہ اس لئے اس جہنم میں آیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا تھا۔ سَيُطَوَّقُوْنَ ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا۔ اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان اموال کا ہوگا جو اس دنیا میں خدا کی راہ خرچ نہ کرکے وہ بچایا کرتے تھے۔ اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنم میں پھینکا جائے گا جان لیگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے

اپنے اموال اس کے سامنے پیش کرو

مگر انہوں نے اس کی آواز نہ سنی اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک نہ کہا اور دنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنم میں ہیں اور ذلت کا عذاب انہیں دیا جا رہا ہے۔ جہنم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے۔ لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ اپنی ارواح کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے

ایک نتیجہ اس بخل کا اس دنیا میں نکلے گا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کی ہر شئی اللہ کی میراث ہے اور میراث کے ایک معنی لغت نے یہ بھی کئے ہیں کہ ایسی چیز جو بغیر کسی تکلیف کے حاصل ہو جائے پس اللہ جو خالق ہے۔ رب ہے اور جس کی

قدرت میں اور طاقت میں ہر چیز ہے جس کے کُن کہنے سے ساری خلق معرضِ وجود میں آئی ہے۔ کسی چیز کے پیدا کرنے یا اس کے حاصل کرنے میں اسے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی اور جب ہر چیز اللہ ہی کی میراث اور ملکیت ہے تو جو شخص بھی اللہ کو ناراض کرے گا۔ وہ اس دنیا میں اموال کی برکت سے محروم ہو جائے گا۔ یا کوئی اور دکھ اس کو پہنچایا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک مثال دی

اور وہ یہود کی مثال ہے کہ جب مسلمانوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرو تو یہود میں سے بعض کہتے ہیں کہ اچھا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ ہوا فقیر اور ہم ہوئے بڑے امیر۔ ہمارے اموال کی خدا کو ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس لئے وہ ہم سے مانگ رہا ہے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا چونکہ بخل کے ساتھ ذاتِ باری کا استہزا بھی شامل ہو گیا ہے اس لئے انہیں عذاب حریق یعنی ایک جلن والا عذاب دیا جائے گا اور ان لوگوں کو جنہوں نے اس قسم کے فقرے مسلمانوں کو ورغلانے اور بہکانے کے لئے کہے تھے اسی دنیا سے جلن کا عذاب شروع ہو گیا تھا۔ اسلام ترقی کرتا چلا گیا۔ اور وہ لوگ جو غریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ساری دنیا کے اموال ان کے قدموں پر لا رکھے۔ اور جو مخالف بھی خدا تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعاموں کو دیکھتا تھا۔ وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا تھا کہ سچا ہے وہ جس نے یہ کہا تھا کہ لِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اور جو شخص مخالفت کو چھوڑنے کے لئے بھی تیار نہیں تھا اس کے دل میں ایک جلن پیدا ہوتی تھی۔ یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ غریب تھے۔ ہمارے محتاج تھے۔ ہم ہی ان کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ اور ہمارے بغیر ان کی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتی تھیں (ان دنوں جو یہود عرب میں آباد تھے وہ عربوں کو قرضے دیا کرتے تھے) غرض ان کے دلوں میں یہ دیکھ کر جلن پیدا ہوتی تھی کہ یہ بہت تھوڑے عرصہ میں یعنی چند سال کے اندر اندر اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکی قربانیوں کو قبول کر کے اس قسم کے نتائج نکالے ہیں کہ ساری دنیا کی دولت ان کے قدموں پر لا ڈالی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو مضامین بیان کئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی تائید کرتے اور دوسرے مضامین کے لئے دلائل مہیا کرتے چلے جاتے ہیں چنانچہ سورۂ فاطر میں اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ سچ تو یہ ہے اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ

تم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حاجتمند ہو

تم اس احتیاج کا احساس پیدا کرلو تم یہ سمجھ لو کہ دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی اخروی نعمت تمہیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ نہ کرے۔ کیونکہ اس دنیا کی ملکیت بھی اس کے قبضہ میں ہے اور اس دنیا کی نعمتیں بھی اس کے ارادہ اور منشاء کے بغیر کسی کو مل نہیں سکتیں تمہیں (جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے) جوتی کا ایک تسمہ بھی اس وقت تک نہیں مل سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ ہر چیز میں ہر وقت اور ہر آن تم محتاج ہو۔ تمہارے اندر اپنے رب کی احتیاج ہے۔ خدا تمہارا محتاج نہیں۔ خدا تعالیٰ تو غنی ہے وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ حقیقی غنا اسی کی ذات میں ہے کوئی اور ہستی ایسی نہیں جس کی طرف ہم حقیقی غنا کو منسوب کرسکیں۔ اور کہہ سکیں کہ اس کے اندر غنا پائی جاتی ہے اور وہ غنی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ صفاتِ باری کا مظہر بنتے ہوئے غنا کی صفت بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق اپنے رب سے پائے۔ پھر وہ ایک معنی میں غنی بھی بن جاتا ہے۔ ایک معنی میں وہ ربوبیت بھی کرتا ہے اور رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ رحیمیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ وہ معاف بھی کرتا ہے اور مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے جلوے بھی دکھاتا ہے لیکن یہ سب نسبتی اور طفیلی چیزیں ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی دی ہوئی توفیق سے

صفاتِ باری کا مظہر

بنتا ہے۔ اگر خدا کا سہارا نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی صفات کا کون مظہر بن سکے؟ ہاں جب اللہ تعالیٰ خود اپنا سہارا دیتا ہے۔ اور اپنے فضل سے نوازتا ہے تو انسان اس کی صفات کاملہ کا محدود دائرہ میں اور طفیلی طور پر مظہر بھی بنتا ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق بنتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْغَنِیُّ یعنی کامل غنا والی ذات تو اللہ ہی ہے۔ اور وہ غنی ہونے کے لحاظ سے تمہارا محتاج نہیں اور اَلْغَنِیُّ کے اندر یہ مفہوم بھی آگیا (جس کو پہلے فقرہ میں کھول کر بیان کیا گیا تھا) کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی احتیاج ہے۔ تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب تک حی خدا

تمہاری زندگی کی ضرورت کو پورا کرنے والا

نہ ہو۔ اور اپنی حیاتِ کاملہ سے تمہیں ایک عارضی زندگی نہ عطا کرے تمہاری استعدادیں اور قوتیں قائم نہیں رہ سکتیں جب تک کہ خدائے قیوم کا تمہیں سہارا نہ ملے۔ سب تعریفوں کی مالک اس کی ذات ہے۔ اس لئے وہ تمہاری احتیاجوں کو پورا کرتا ہے۔ اور تمہارے دل سے یہ آواز نکلتی ہے کہ الحمد للہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ تم اس کے محتاج ہو اور وہ تمہارا محتاج نہیں اس لئے تم اپنی فکر کرو۔ اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ اگر وہ چاہے تو روحانی حیات سے تمہیں محروم کر دے وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ اور ایک اور ایک اور ایسی قوم پیدا کر دے۔ جو اپنے کو اس کے لئے فنا کر دے اور اس میں ہو کر ایک نئی زندگی پائے۔

خلق جدید کا ایک نظارہ

دنیا دیکھے گی۔ پھر وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے نتیجہ میں ایک نئی زندگی پائی اور ان کی خلقِ جدید ہوئی یہودیوں کے برعکس ان کا یہ حال تھا۔ کہ ایک موقعہ پر ایک جنگ کی تیاری کے لئے بہت سے اموال کی ضرورت تھی اور ان دنوں کچھ مالی تنگی بھی تھی اور دنیا ایسی ہی ہے کبھی فراخی کے دن ہوتے ہیں اور کبھی تنگی کے دن ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی تنگی کے ایام تھے اور جنگی ضرورت تھی۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے سامنے ضرورت کو رکھا۔ اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی انہیں تلقین کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو اپنا سارا مال لے کر آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے کر آ گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ میری پیشکش قبول کر لی جائے کہ میں دس ہزار صحابہ کا پورا خرچ برداشت کر لوں گا۔

اور اس کے علاوہ آپ نے ایک ہزار اُونٹ اور ستّر گھوڑے دئے۔ اسی طرح تمام مخلص صحابہؓ نے اپنی اپنی توفیق اور استعداد کے مطابق مالی قربانیاں پیش کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بہترین نتائج نکالے۔

ایک موقعہ پر

ایک نومسلم قبیلہ

ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگیا اور ان کو آباد کرنے کا سوال تھا۔ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر آئے ہوں گے کیونکہ ان دنوں وہاں بھی مخالفت بہت زیادہ تھی جیسا کہ کبھی کبھی ہر زمانہ میں اسلام کے خلاف ہر ملک میں مخالفت پیدا ہوتی رہتی ہے اور مومن ان مخالفتوں کی پرواہ نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کا بھروسہ اللہ پر ہوتا ہے دنیوی سامانوں پر نہیں ہوتا۔ بہرحال ایک قبیلہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آیا تو ان کے آباد کرنے کے لئے مال کی ضرورت تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مالی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی۔ آپ کی اس اپیل کے نتیجہ میں ہر شخص نے یہ سوچا کہ میرے پاس جو چیز زائد اور فاضل ہے وہ مَیں لا کر پیش کر دوں لیکن "فاضل" کے معنی انہوں نے وہی کئے تھے جو ایک مومن کیا کرتا ہے انہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ ہمارے پاس دو درجن کوٹ ہونے چاہئیں اور پچاس قمیصیں ہونی چاہئیں اور ایک دو پھٹی پرانی قمیصیں جو بیکار پڑی ہیں اور استعمال میں نہیں آتیں وہ لا کر دیدی جائیں بلکہ ان میں سے اگر کسی کے پاس کپڑوں کے دو جوڑے تھے تو اُس نے کہا مَیں ایک جوڑے میں گزارہ کر سکتا ہوں دوسرا جوڑا زائد ہے چنانچہ اُس نے وہ جوڑا پیش کر دیا۔ ایک صحابی کے پاس کچھ سونا تھا انہوں نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہ عمدہ موقع ہے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرورت ہمارے سامنے رکھی ہے اور ہمیں تلقین فرمائی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کریں۔ چنانچہ وہ اشرفیوں کا ایک توڑا (جو وہ اچھی طرح اٹھا بھی نہیں سکتے تھے) لے آئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور اس طرح غلہ کپڑوں اور روپے کے ڈھیر لگ گئے اور خدا تعالیٰ نے مومنوں کے اس ایثار کے نتیجہ میں ایک پورے قبیلہ کی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے کے سامان کر دئے۔

اِن دو واقعات کے بیان کرنے سے اس وقت میری یہ غرض نہیں کہ مَیں یہ بتاؤں کہ صحابہ کرامؓ کس قسم کی قربانیاں کیا کرتے تھے بلکہ

میری غرض یہ بتانا ہے

کہ ان قربانیوں کے پیچھے جس روح کا صحابہ کرامؓ نے مظاہرہ کیا تھا وہ کیا تھی۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے اور ان مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ ان قربانیوں کے پیچھے جو روح تھی وہ یہ تھی کہ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ہم اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں اور اَللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اللہ کو کسی کی احتیاج نہیں۔ تمام تعریفوں کا وہ مالک ہے۔ ہمیں اپنی دنیوی اور اُخروی ضرورتوں کے لئے یہ قربانیاں دینی چاہئیں اور دُنیوی اور اُخروی انعاموں کے حصول کے لئے ان قربانیوں کا پیش کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

ان مثالوں سے روزِ روشن کی طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ

صحابہؓ کے اندر جو رُوح تھی

وہ یہ تھی کہ وہ اَلْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ہیں۔ منافق ہر جگہ ہوتے ہیں اس وقت مَیں ان کی بات نہیں کر رہا۔ ان میں سے جو مخلص اور ایثار پیشہ تھے اور بھاری اکثریت انہی لوگوں کی تھی۔ ان کی زبان پر یہودیوں کی طرح یہ نہیں آتا تھا کہ اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ بلکہ ان کی زبان پر یہ تھا۔ ان کے دِل میں یہ احساس تھا اور ان کی رُوح میں یہ تڑپ تھی کہ وہ اَلْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ہیں۔ نہ ان کی کوئی مادی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور نہ روحانی جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت کو پورا نہ کرے۔ غرض جس سے ہم نے ہر شئی کو حاصل کرنا ہے۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے پانچ روپیہ یا پانچ لاکھ روپیہ قربان نہیں کیا جا سکتا؟ مَیں نے صحابہ کرامؓ کی ایک مثال دی ہے کہ جس کے پاس دو جوڑے کپڑے تھے اس نے ایک جوڑا کپڑے پیش کر دئے۔ تفصیل تو نہیں ملتی لیکن یہ امکان ہے کہ ان میں سے کسی کو اس قربانی کی توفیق ملی ہو اور اس کے بعد وہ مثلاً فوت ہو گیا ہو اور مزید قربانی کا اُسے موقع نہ ملا ہو۔ اُسے تو اس قربانی کے نتیجہ میں اُخروی انعامات مل گئے لیکن اُس کی اولاد کو اس ایک جوڑے کپڑوں کے نتیجہ میں اتنے اموال دئے گئے کہ اگر وہ چاہتے تو اس قسم کے ایک ہزار جوڑے بنا لیتے۔ پس ہم خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ ہم فقیر ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارا محتاج نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ایک بڑی پیاری بات کہی ہے

جو قرآن کریم نے بھی نقل کی ہے اور وہ یہ ہے

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

کہ ہر چیز کی مجھے احتیاج ہے۔ جو بھلائی بھی تیری طرف سے آئے مَیں اس کا محتاج ہوں۔ مَیں اُسے اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک تُو مجھے نہ دے وہ مجھے نہیں مل سکتی غرض حقیقی خیر چاہے دُنیوی ہو یا اُخروی وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے بغیر نہیں ملا کرتی۔ ویسے اللہ تعالےٰ کتّوں کو بھی بھوکا نہیں مار رہا۔ سؤر بھی اس کی بعض صفات کے جلوے دیکھتے ہیں۔ ان کو بھی خوراک مل رہی ہے اور ان کی (مثلاً بیماریوں سے) حفاظت بھی ہو رہی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ کسی زمانہ میں وباء کے طور پر اس قسم کے جانوروں کو ہلاک کر دے جس طرح وہ بعض دفعہ انسان کی بعض گنہ گار نسلوں کو فنا کر دیتا ہے لیکن جو سلوک ان جانوروں سے ہو رہا ہے وہ اس سلوک سے بڑا مختلف ہے جو انسان سے ہو رہا ہے اور جو سلوک ایک کُتّے سے ہو رہا ہے جو سلوک ایک سؤر سے ہو رہا ہے جو سلوک ایک گھوڑے یا بیل یا پرندوں سے ہو رہا ہے اس کے مقابلہ میں جو سلوک ایک انسان سے ہو رہا ہے اس کو ہم خیر کہہ سکتے ہیں۔ باقی عام سلوک ہے گو ایک لحاظ سے وہ بھی خیر ہے۔ لیکن صحیح اور حقیقی معنی میں وہ خیر نہیں۔ اور

انسان خیر کا محتاج ہے

اگر اُسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خیر نہ ملے بلکہ اس سے عام سلوک ہو تو اِس دنیا میں تو اس کا پیٹ بھر جائے گا مگر اُس دُنیا میں بھوک کیسے دُور ہو گی۔ یا مثلاً اس دُنیا میں سورج کی تپش ہے۔ اگر اُسے ایک چھوٹا یا بڑا مکان مل گیا تو وہ اس تپش سے محفوظ ہو جائے گا لیکن

اُس دُنیا میں جہنّم کی آگ سے اُسے کون بچائے گا۔ اس دنیا میں اُسے کوئی بیماری ہوئی تو کسی حکیم نے اُسے روپیہ کی دوائی دیدی یا کسی ڈاکٹر نے دو ہزار روپیہ کی دوائی دے دی اور اُسے آرام آگیا۔ یہ درست ہے۔ لیکن اُس دُنیا میں جہنّم میں جو بیماری ظاہر ہوگی۔ جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہوگی۔ کسی کو کوڑھ ہؤا ہوا ہوگا۔ کسی کو فالج ہوگا اور کسی کو پتہ نہیں کونسی بیماری ہو۔ روحانی طور پر جو اسکی یہاں حالت تھی وہ وہاں ظاہر ہو رہی ہوگی۔ وہاں کون ڈاکٹر اس کے علاج کے لئے آئے گا۔

پس انسان کو ہر کام کے لئے اللہ تعالےٰ کی احتیاج ہے اور ہمیں ہر قسم کی قربانیاں اس کی راہ میں دینی چاہئیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر (مجھ پر بھی اور آپ پر بھی) بڑا فضل کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کے مسیح موعود پر ایمان لائیں اور اس کی راہ میں اس نیّت سے قربانیاں دیں کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور دُنیا میں اسلام غالب آجائے۔ اسوقت غلبۂ اسلام کے راستہ میں جتنی ضرورتیں بھی پیش آتی ہیں وہ آپ لوگوں نے ہی پوری کرنی ہیں۔ اگر آپ ان ضرورتوں کو پُورا نہیں کریں گے تو کھڑے ہو کر یہ تقریریں کرنا کہ اسلام کا غلبہ مقدّر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا کہ ہمارے ذریعہ سے اسلام غالب آئے۔ بے معنی چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ دُنیا میں اسلام کو غالب تو کرے گا لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت خلقِ جدید کے مستحق نہیں ٹھہریں گے تو دُنیا میں کسی اَور قوم میں خلقِ جدید کا نظارہ نظر آئے گا۔ اسلام تو بہر حال غالب آئے گا لیکن کیوں نہ وہ ہمارے ہاتھ سے غالب آئے۔ کیوں غیر۔ اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں اور ہم محروم رہ جائیں۔

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے

کہ ہم بھی اور ہماری بعد میں آنے والی نسلیں بھی اور وہ لوگ بھی جو ہمارے ساتھ بعد میں آکر شامل ہوں گے سارے ہی خدا کے فضلوں کے وارث بنیں اور اس کے انعامات کے مستحق ٹھہریں۔ پس بُخل کو دل سے نکال دینا چاہیئے اور اس یقینِ کامل کے ساتھ نکال دینا چاہیئے کہ خدا کی راہ میں بُخل دکھانا جہنّم کو مُول لینا ہے اور اس سے زیادہ شرّ اَور کوئی ہے نہیں۔ غرض اگر ہم خیر چاہتے ہیں تو ہمیں دِل سے بُخل نکالنا پڑے گا اور خدا تعالےٰ کے در پر کھڑے ہو کر یہ کہنا پڑے گا کہ اے خدا سب کچھ تُو نے ہی ہمیں دیا ہے ہم سے جتنا تُو چاہتا ہے لے لے۔ ہم جانتے ہیں کہ زمین و آسمان کی میراث تیری ہی ہے۔ سب کچھ تیرا ہے۔ تُو ہمارا امتحان لیتا ہے آزماتا ہے اور تُو ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم ان چیزوں کو جو تیرے فضل نے ہمیں دی تھیں تیرے حضور ساری (اگر ساری کی ساری دینے کا حکم ہو) یا کچھ (اگر کچھ دینے کا حکم ہو) پیش کر دیں۔ سو ہم یہ چیزیں اس یقین پر اور اس دعا کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ تُو ہم پر رحم کرے اور اپنی دینی اور دُنیوی نعمتوں سے ہمیں نوازے اور اِس دُنیا میں بھی تیری رضا کی نظر ہم پر رہے اور اُس دُنیا میں بھی ہم تیری رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

اِس وقت مَیں احباب جماعت کو

دو۲ چندوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

ایک تو چندہ تحریک جدید ہے اور دوسرا چندہ وقفِ جدید۔ تحریک جدید کی آمد اب تک جو ہوئی ہے وہ تسلّی بخش نہیں۔ گو وہ ہے کافی (جماعت بڑی قربانی کرنے والی ہے) لیکن بعض دفعہ احبابِ جماعت تو چُست ہوتے ہیں مگر مقامی طور پر نظامِ جماعت سُست ہوتا ہے اور اس طرح کا وعدوں میں کمی نظر آجاتی ہے۔

ہماری دو جماعتیں ہیں جن کا چندہ زیادہ ہوتا ہے اور ان کے تحریک جدید کے وعدے بھی زیادہ ہیں وہ دو جماعتیں ربوہ اور کراچی ہیں۔ ربوہ ابھی تک اس وعدہ سے بھی پیچھے ہے جو اس نے پچھلے سال انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر کیا تھا اسی طرح کراچی کی جماعت بھی ابھی اس وعدہ سے پیچھے ہے (وعدوں کے لحاظ سے۔ ادائیگی کے لحاظ سے نہیں) جو مجموعی طور پر کراچی کی طرف سے پچھلے سال انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر ہؤا تھا۔ کراچی کی جماعت نے یہ مجموعی وعدہ کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم احبابِ جماعت میں تحریک کر کے ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ تحریکِ جدید کی مد میں ادا کریں گے۔ (اس وعدہ میں ابھی سات آٹھ ہزار روپیہ کی کمی ہے) ربوہ کا وعدہ ستّر ہزار روپیہ کا تھا اس وعدہ کے لحاظ سے ربوہ بھی سات ہزار پیچھے ہے یعنی ابھی تک ۶۳ ہزار روپیہ کے وعدے ہوئے ہیں۔

غرض وعدے بھی بڑھانے ہیں اور ادائیگیاں بھی تیز کرنی ہیں تا کہ جو کام خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ

تحریک جدید کی قربانیوں کے نتیجہ میں

ساری دُنیا میں ہو رہا ہے وہ جاری رہ سکے اور ترقی کر سکے۔ تحریکِ جدید کے کام نے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ جب یہ کام شروع ہؤا تھا تو سارا مالی بوجھ ہندوستان (اس وقت تقسیمِ ملک نہیں ہوئی تھی) کی جماعتوں پر تھا۔ پھر بیرونی جماعتیں بڑھیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں بھی اخلاص اور ایثار کا جذبہ پیدا کیا اور اس وقت وہ (غیر ممالک کے احمدی) پاکستان کے کل چندہ تحریک جدید سے آٹھ گُنا زیادہ چندہ ادا کر رہے ہیں۔ گویا پاکستان کی جماعتیں اخراجات (جو بیرونی ملک میں ہو رہے ہیں) کا آٹھواں حصّہ بلکہ اس سے بھی کم (شاید نواں حصّہ) ادا کر رہی ہیں۔ پھر اس رقم میں سے بھی کچھ رقم باہر نہیں جا سکتی کیونکہ اس وقت فارن ایکس چینج پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ پھر یہاں کے اخراجات بھی ہیں مثلاً مبلّغوں کی تربیت ہے مبلّغ پیدا کرنے۔ یہاں کے کارکنوں کی تنخواہوں وغیرہ اور خط و کتابت پر بہت سے اخراجات یہاں کرنے پڑتے ہیں۔ غرض ہمارا چندہ تحریکِ جدید کے کُل چندہ کا کوئی آٹھواں یا نواں حصّہ بنتا ہے۔ اگر ہم اس کی ادائیگی میں بھی سُستی کریں تو ہم سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں گے۔

حالات بدل رہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ہماری ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں مثلاً آپ دیکھیں ایک مُلک میں آپ نے کام کیا وہاں عیسائیت بڑے زوروں پر تھی اور وہ امید رکھتی تھی کہ عنقریب وہ سارا ملک عیسائی ہو جائے گا پھر ہمارے مبلّغ خدا کی توفیق سے وہاں پہنچے اور خدا کی توفیق ہی سے ان کے کاموں میں برکت پیدا ہوئی اور آج وہاں کے حالات بدلے ہوئے ہیں اور اس قدر بدلے ہوئے ہیں کہ ایک ملک سے (بہت سے خطوط آتے رہتے ہیں مَیں ایک مثال دے رہا ہوں) مجھے مطالبہ آیا کہ یہاں کے حالات کے لحاظ سے آپ فوراً نو اَور مبلّغ ہمارے ہاں بھجوا دیں۔ یہ افریقہ کا ایک ملک ہے اور لکھنے والے بھی افریقن احمدی ہیں۔ غرض

دُنیا کے حالات بالکل بدل رہے ہیں

اور جب حالات بدلے ہیں تو ہماری ضرورتیں بھی بدلیں گی۔ مثلاً ایک ملک میں ہمارا ایک مبلّغ گیا اس نے کام کی ابتداء کی اور اس وقت وہ کام تھوڑا تھا

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی اور وہ پھیلا اور اب ہم الحمد للہ کہتے کہتے تھکتے ہیں اور اسی کا وہ سزاوار ہے۔ اور جب ہمارا کام پھیلا اور بڑھا تو ہمیں اور زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوئی۔ لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ ہم تو یہ ذمہ داریاں نبھانے کے لئے تیار نہیں تو یہ کئے کرائے پر پانی پھیرنے والی بات ہے۔ اسی لئے خدائے قادر و توانا نے کہا ہے کہ کام تو نہیں رُکے گا لیکن پھر مجھے خلق جدید کرنی پڑے گی۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر ہی زندگی قائم رکھے اور ہماری حیاتِ روحانی ہم سے نہ چھینے اور ہمیں تحریک جدید کے چندوں کو بڑھانے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ مَیں نے بتایا ہے کہ بہت سی جماعتوں نے ابھی وہ وعدے بھی پورے نہیں کئے جو انہوں نے مجموعی لحاظ سے پچھلے سال انصار اللہ کے اجتماع پر کئے تھے اور پھر ادائیگیاں بھی جلد تر پوری کرنی چاہئیں دفتر کا اندازہ ہے کہ اگر سالِ رواں کی آمد پچھلے سال کی آمد سے دس فیصدی نہ بڑھی تو ہماری بڑھتی ہوئی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکیں گی۔

دوسرے مَیں وقفِ جدید کے چندہ کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

وقفِ جدید کا سالِ رواں کا چندہ

تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سال سے کچھ اچھا ہے اور امید ہے وہ سال کے آخر تک پُورا ہو جائے گا۔ سالِ رواں کا بجٹ آمد ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار روپیہ تھا۔ اس میں سے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ ۸ ر اخاء تک وصول ہو چکے تھے۔ گزشتہ جمعہ میرا خیال تھا کہ جماعت کو خطبہ جمعہ میں اس چندہ کے متعلق تحریک کروں لیکن مَیں بیمار ہو گیا اور جمعہ میں نہ آ سکا۔ بہرحال ۸ر اخاء کو ایک لاکھ دس ہزار روپیہ وصول ہو چکا تھا اور اس عرصہ میں اَور وصولی بھی ہوئی ہو گی اور امید ہے ساری رقم وصول ہو جائے گی انشاء اللہ۔ لیکن جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں وہ اپنے وعدے پورے کریں۔ اگر سارے وعدے پورے ہو جائیں تو بجٹ سے کہیں زیادہ وصول ہو جائے گا۔

اطفال الاحمدیہ کا جو پچاس ہزار روپیہ چندہ تھا اس میں سے صرف گیارہ ہزار روپیہ وصول ہوُا ہے میری یہ خواہش بھی ہے اور مَیں دعا بھی کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان بچے اور چھوٹے بچے جنہیں مَیں نے اس میں شامل کیا ہوُا ہے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں اور میرے نزدیک ایسا ممکن ہے لیکن ان کے والدین اور سرپرست اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتے یا انہیں ذمہ داری کا اتنا احساس نہیں جتنا ہونا چاہیئے۔ انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ دو چیزوں میں سے کونسی چیز پسند کریں گے۔ ایک یہ کہ ان کے بچے بچپن کی عمر سے ہی بخل کی عادتوں سے چھٹکارا حاصل کر کے اِس دُنیا میں اور اُس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے چلے جائیں۔ یا وہ یہ پسند کریں گے کہ جہنّم کے اندر ان بچوں کی گردنوں میں وہ طوق ہو جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ آپ یقیناً پہلی بات کو ہی پسند کریں گے لیکن صرف دعوے سے نتیجہ نہیں نکلا کرتا۔ یہ مادی دنیا عمل کی دنیا ہے جو شخص عمل (دعا بھی ایک عمل ہے جب مَیں عمل کہتا ہوں تو میری مراد ہر اُس عمل سے ہے جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے اور جس کے کرنے کا اس نے ہمیں حکم فرمایا ہے) کرتا ہے تو اس عمل کا ہی نتیجہ اُسے ملتا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنی چاہیئے سوائے عذرِ معقول کے اور صبح سے شام تک وہ یہ وعظ کرتا ہے لیکن ایک نماز بھی مسجد میں پڑھنے نہ آئے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو باجماعت نماز کا ثواب مل جائے گا اس لئے کہ بارہ گھنٹے اس کے مُنہ سے ایسے فقرات نکلتے رہے کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ ہرگز نہیں۔ پس اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ کہیں ہمارے بچّوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو مہینہ میں ایک اٹھنّی دیا جو اور بھی غریب ہیں یعنی جو خاندان اقتصادی لحاظ سے اچھے نہیں ان کے متعلق مَیں نے کہا ہے کہ ایک خاندان کے سارے بچّے مل کر ایک اٹھنّی مہینہ میں دیں) ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو۔ صرف توجہ کی کمی ہے اور یہ حالت دیکھ کر مجھے شرم آتی ہے پس مَیں بچّوں کو بھی اور ان کے والدین اور سرپرستوں کو بھی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آہستہ آہستہ عادت ڈال کر

وقفِ جدید کے نظام کو مالی لحاظ سے بچّوں کے سپرد کر دینا ہے

ابھی تو ابتداء ہے اور پچاس ہزار روپیہ کی رقم ان کے لئے مقرر کی گئی ہے لیکن یہ رقم دو لاکھ اڑھائی لاکھ یا تین لاکھ ہو جائے گی۔ ضرورتیں بڑھیںگی تو قربانی کا جذبہ بھی بڑھیگا اور ایثار بھی بڑھے گا اور چندہ بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے بچّوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لیں۔ اور یہ کوئی ایسی رقم نہیں ہے جو ادا نہ ہو۔ اس وقت جماعت کی جو اقتصادی حالت ہے اسکو سامنے رکھیں تو یہ مشکل امر نہیں کہ بچّے اس بوجھ کو اُٹھا لیں لیکن وہ تو بچّے ہیں اصل ذمہ داری تو ان کے سرپرستوں اور والدین پر ہے۔ ایک بچّہ مثلاً پانچ سال کا ہے اب اللہ تعالیٰ اس سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے میری راہ میں قربانی کیوں نہیں دی۔ کیونکہ ہر نیک عمل کی ایک بلوغت ہوتی ہے اور وہ ابھی مالی قربانی کی بلوغت کو نہیں پہنچا جب وہ اس بلوغت کو پہنچے گا تو اگر آپ نے اس کی تربیت نہیں کی اور اس میں بخل پیدا ہو گیا اور بخل کی عادت پختہ ہو گئی تو پھر جس طرح وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہو گا آپ بھی جوابدہ ہوں گے۔

پس ابھی سے اپنی اور اپنے بچّوں کی تربیت کریں اور ان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ وقفِ جدید کی رقم اس قدر تھوڑی ہے کہ مَیں سمجھا تھا۔ اسے بچّوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ چندہ تو کچھ بھی نہیں اور پھر خاص طور پر جماعت کی موجودہ اقتصادی حالت کے لحاظ سے۔ خدا تعالیٰ کا جماعت پر بڑا فضل ہے۔ پچھلے سال مَیں نے ایک ضلع کی زمین کی ملکیت کے متعلق اندازہ لگایا تھا کہ اگر ہمارے دوست دیسی بیج کی بجائے میکسی پاک اور انڈس بیج بوئیں تو اگر اخلاص اتنا ہی رہے جتنا اب ہے تو اس ضلع کی جماعت کی آمد نئی گندم سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کا چندہ بڑھ کر دس لاکھ ہو جائیگا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل کیا ہے اور یہ کوئی بڑی رقم نہیں جو بچوں سے مانگی جا رہی ہے۔ یہ رقم مانگی بچّوں سے جا رہی ہے اور بچّوں کے ہاتھ سے ہی ہمیں ملنی چاہیئے۔ ایک بچّہ جو بالکل چھوٹے کا ہی ہو ماں اگر چاہے تو اسکے ہاتھ سے چندہ دلوا سکتی ہے۔ کیا ہم پیدائش کے وقت اسکے کان میں اذان نہیں کہتے۔ آپ اسکے ہاتھ میں اٹھنّی پکڑا دیں یا دو مہینہ کا چندہ اکٹھا دینا ہو تو روپیہ کا نوٹ اسکے ہاتھ میں دیدیں اور آگے کر دیں اور لینے والے سے کہیں۔ اس سے لے لو۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا مگر لینا ہم نے بچّہ سے ہی ہے ہاں ذمہ داری بہرحال والدین اور سرپرستوں پر ہے۔

پس مَیں جماعت کے احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس طرف فوری طور پر متوجہ ہوں کیونکہ ابھی پچاس ہزار روپیہ سے صرف گیارہ ہزار وصول ہوُا ہے اور وصولی کو سالِ رواں میں پچاس ہزار تک بہرحال آپکو پہنچانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اسے اس رنگ میں نبھائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے۔

جماعتِ احمدیہ کے ستترہویں جلسہ سالانہ کا پروگرام

> جلسہ سالانہ کے پروگرام میں بعض وجوہ کی بنا پر کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

۲۶ فتح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعرات

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (مکی دور)	محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (بلحاظ تربیت اولاد)	محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	خلافت راشدہ اور تجدید دین	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	احمدیت (اسلام کی نشاۃ ثانیہ)	محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن
۳-۴۵ تا ۴-۱۵	نبوت محمدیہ کی تاثیرات	قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد

۲۷ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز جمعۃ المبارک

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	منکرین ہستی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ	محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	فلسفۂ دعا	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید و صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	بلاد غربیہ میں عیسائیوں کے جدید رجحانات	محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ ربوہ
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ تا ۲-۰۰	نماز جمعہ و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز ہفتہ

(اجلاس اوّل)

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے قرآن کریم	محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	اشاعت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی	محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادتیں	محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک غیر از جماعت مسلمان کے تاثرات

حضرت مرزا صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے

رسالہ عالمی ڈائجسٹ کراچی ماہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں ملک کے مشہور ادیب جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب مرحوم کا ایک مضمون زیر عنوان "میں اپنا خون معاف کرتا ہوں" شائع ہوا ہے اس کا ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقے میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقے والے خدا جانے اس کو کیا کچھ نہیں کہتے۔ یہ کون ہے جناب مرزا غلام احمد قادیانی بانی فرقہ احمدیہ۔ ان سے میرا رشتہ یہ ہے کہ میری خالہ زاد بہن ان سے منسوب تھیں، اس لئے یہ جب کبھی دلی آتے تو مجھے ضرور بلا بھیجتے۔ اور پانچ روپے دیتے چنانچہ دو تین دفعہ میرا اُن سے ملنا ہوا۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی گفتگو نہیں کی جس کو تبلیغ کہا جا سکے۔ میں اس زمانے میں ایف اے میں پڑھتا تھا زیادہ تر مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر ہوتا تھا، اور اس پر وہ افسوس ظاہر کرتے تھے کہ مسلمان اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور جب تک مذہبی تعلیم عام نہ ہوگی۔ اس وقت تک مسلمان ترقی کی راہ سے ہٹے رہیں گے۔ میرے ایک چچا تھے۔ جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ تھا۔ یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ تمام ہندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا۔ بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کر لیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک یہ رات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر دو۔ ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے۔ ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزارتے۔ ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے ہاں جانے لگا۔ تو چچا صاحب قبلہ نے مجھ سے کہا "بیٹا میرا ایک کام ہے وہ کر دو اور وہ کام یہ ہے کہ جن صاحب سے تم ملنے جا رہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں میں سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے خود بھی ان کو ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا۔ تو ہمیشہ نیچی آنکھیں کر کے بیٹھتا تھا۔ اس دفعہ میں نے دیکھا ان کا چہرہ بہت بارونق تھا سر پر کوئی دو دو انگل کے بال ہیں، داڑھی خاصی نیچی ہے۔ آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں۔ بہر حال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے" فرحت دیکھو اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا۔ نقیب ہے۔ اور یہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں" میں نے کہا یہ آپ نے کیوں کر جانا فرمایا

(باقی صفحہ پر)

معاصرین سے

نواب محسن الملک سید مہدی علی کی ایک تقریر

نواب محسن الملک برصغیر ہندو پاکستان کی ایک ممتاز شخصیت ہیں۔ آپ نے ایک طویل عرصے تک نامساعد حالات کے خلاف جدوجہد کی اور بالآخر تاریخ میں ایک بلند مقام حاصل کر لیا۔ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے آپ کی ہمہ جہتی کوششیں ناقابل فراموش ہیں۔ دردمندی خلوص و ایثار فراست و سیاست آپ کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

سرانٹونی میکڈانل اپنی اردو دشمنی اور ہندی نوازی کے لئے مشہور ہے الہ آباد میں وہ لفٹیننٹ گورنر ہوتے انہوں نے ۱۸ اپریل ۱۹۰۰ء کو ایک سرکلر جاری کیا اور سرکاری دفتروں میں اردو کے ساتھ ہندی کے استعمال پر زور دیا۔ عدالتوں سے سمن اور اطلاع نامے اور ہندی دونوں زبانوں میں لکھنے کی تاکید کی اور عدالت دیوانی میں فریقین کو اختیار دیا کہ عرضی دعوے اور جواب دعوے اپنی مرضی کے مطابق اردو یا ہندی میں لکھوایا کریں۔ اس سرکلر سے صوبے کے مسلمانوں میں حکومت کے خلاف سخت ہیجان پیدا ہو گیا عدالتی، تمدنی اور اقتصادی شعبوں کو ٹھیس لگی، ہندو مسلم اتحاد پر سخت زبردست زد پڑی اور اردو زبان کو شدید دھچکا لگا۔ محسن الملک نے اس سرکلر کے مذموم اور تخریبی اثرات کو محسوس کیا۔ علی گڑھ میں بھی ایک عام بے چینی پھیل گئی۔ سرسید کے زمانہ آخر ہی میں علی گڑھ نے ایک مرکزیت حاصل کر لی تھی۔ بیداری و آزادی کے نعرے یہاں سے ابھر رہے تھے اور محمد امین زبیری کے بقول "سرسید کی اس پولیٹیکل پالیسی کی جو کانگریس کے مدمقابل قائم ہوئی تھی اور جس سے عموماً مسلمانانِ ہند نے اتفاق کیا۔ اسی جگہ بنیاد پڑی تھی اور یہی وہ مقام تھا جہاں کہ قومی مسائل پر بحث اور تبادلہ خیال کے لئے ہندوستان کے روشن خیال و تعلیم یافتہ مسلمان مجتمع ہو جاتے تھے اور مجھے کہنے دیجئے کہ بدرالدین طیب جی اور اکبر الہ آبادی جیسے بزرگ بھی علی گڑھ اور تحریک سرسید کے ہمنوا ہو گئے تھے اکبر برملا کہہ اٹھے تھے کہ:

پودا نہیں پھول کا علی گڑھ کا کالج بلکہ ان میں مسلمانوں کا گلدستہ ہے

اور مجھے جناب مختار مسعود کی یہ خوبصورت بات نہیں بھولتی کہ علی گڑھ ایک چھوٹا سا پاکستان تھا، اور یہیں اردو حمایت شباب پر تھی ۱۸ اگست ۱۹۰۰ء کو اردو ڈیفنس ایسوسی ایشن نے علی گڑھ کی بجائے لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ سرکاری حکام کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس میں شریک ہوئی کئی ریزولیوشن پاس ہوئے۔ محسن الملک نے ایک بے نظیر تقریر کی مولانا عبدالرزاق کانپوری کے بقول ایسی زبردست تقریر پھر سننے میں نہ آئی سامعین آبدیدہ تھے تالیاں بج رہی تھیں اور جوش و خروش کی ایک نئی تعمیری لہر پھیلی ہوئی تھی اس تقریر کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے:۔

"گو ہمارے ہاتھ میں قلم نہیں اور ہمارے قلم میں زور نہیں اور اسی وجہ سے ہم دفتروں میں کم نظر آتے ہیں مگر ہمارے ہاتھ میں تلوار پکڑنے کی قوت ابھی باقی ہے (تالیاں) اور ہمارے دلوں میں ملکہ معظمہ کی محبت ہے (تالیاں) اور ان کی گورنمنٹ کی برکتوں پر ہم کو یقین ہے کہ اس گورنمنٹ کی بدولت ہم اپنی سلطنت کے جانے کے بعد اپنا وجود ہندوستان میں دیکھتے ہیں اور اس آزادی اور امن و امان کی زندگی بسر کرتے ہیں پس گو قلم سے کچھ نہیں کر سکتے مگر خدانخواستہ جب مغرب سے ہم کسی کو ایسی گورنمنٹ کے مقابلہ میں آتے دیکھیں گے تو اسی طرح ملکہ معظمہ کے تاج اور سلطنت پر اپنا خون بہائیں گے جیسا ہم اپنے ہم مذہب بادشاہوں کی (بادشاہی) قائم رکھنے کے لئے بہاتے تھے (نہایت جوش کے ساتھ تالیاں) ہم اپنی قوت کو گورنمنٹ کے دشمنوں پر کام میں لائیں گے۔ ہم کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی خیال نہیں کر سکتے کہ گورنمنٹ ہم کو بھلا دے اور چھوڑ دے اور ہماری ان چیزوں کو جن پر ہماری زندگی ہے صدمہ پہنچنے دے۔ مجھے ہرگز یقین نہیں ہے کہ گورنمنٹ ہماری زبان کو مرنے دے گی بلکہ اس کو زندہ رکھے گی اور وہ کبھی نہ مرنے پائے گی مگر اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جو کوشش اسکے مارنے کی دوسری طرف سے ہو رہی ہے اگر وہ برابر جاری رہی تو آئندہ کسی وقت ہماری زبان کو صدمہ پہنچے گا یہی خوف ہے جس کے لئے یہ کوششیں ہو رہی ہیں تاکہ ہم اپنی زبان کو زندہ رکھ سکیں اور اگر خدانخواستہ وہ وقت آوے کہ اس کو زندہ نہ رکھ سکیں تو اس کا جنازہ تو دھوم سے نکالیں۔

چل ساتھ کہ حسرت دل محروم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

(مشرق ۱۷ اگست ۱۹۷۰ء)

قرآنی حقائق

اسلامی تصور حیات

یہ دنیا فانی ہے ہر آنے والا ایک نہ ایک دن یہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔ یہاں کے سامان اور زینتیں عارضی لہو و لعب کا ذریعہ ہیں ان میں ہی منہمک ہو جانے والا پیدائش کے حقیقی مقصد کو بھول جاتا ہے اور ناکام اور مایوس اس جہان سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (عنکبوت ع ۷)

اور یہ دنیاوی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

یہ دنیا انسانوں کے لئے ایک مہمان خانہ ہے۔ کچھ عرصہ رہنے کے بعد اسے یہاں سے رخصت ہو جانا ہے مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالےٰ نے اس دنیا کی حقیقت بیان کی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ حقیقی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ آزمائش کا ذریعہ ہے اللہ تعالےٰ نے اسے آزمائش کے لئے بنایا ہے۔ تاکہ وہ دیکھے کہ انسان میری دی ہوئی نعمتوں کو استعمال کر کے میری طرف آتا ہے یا مجھے بھول کر کسی اور طرف رُخ کر لیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (الملک ع ۱)

اللہ تعالےٰ وہ ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ تمہیں آزمائے اور دیکھے کہ کون اچھے اعمال بجا لانے والا ہے۔

آخرت کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔ کروڑوں انسان صفحۂ ارض پر پیدا ہوئے اور رخصت ہو گئے اور کوئی بھی اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے زندہ نہ رکھ سکا اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہر انسان نے موت کا مزا چکھنا ہے۔ خواہ وہ مضبوط قلعوں میں چلا جائے پھر بھی وہ موت سے بچ نہیں سکتا اسلئے عقلمندی اسی میں ہے کہ حقیقی زندگی کے لئے اس عارضی رہائش گاہ سے ہی سامان اکٹھا کر لیا جائے حقیقی زندگی کیسے عمدہ اور بہتر ہو سکتی ہے اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ "وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا (الجن ع ۲)" جو اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہوگی۔ جس میں وہ لمبے عرصہ تک رہتا چلا جائے گا ــــــ گویا نارِ جہنم سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ کی جائے یعنی ان کی اطاعت میں ہی اپنی تمام زندگی صرف کی جائے۔ انسان نے ایک نہ ایک دن اس جہان سے رخصت ہو جانا ہے اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں ہمسایہ اور اپنے جیسے دوسرے انسانوں سے الگ ہو جاتا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جسے ہر انسان تھوڑی سی غور و فکر کے بعد پا لیتا ہے۔ اسلئے زادِ راہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے تاکہ آخرت میں اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔

(ملک رفیق احمد)

ایک غیر از جماعت مسلمان کے تاثرات

(بقیہ)

کہ ” جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سبزی آ جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ رہی ہے۔ میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہیں پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ سب فقراء اور اہل طریقت یہ متفق ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے اس کا عکس آپ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے۔

بہرحال یہ ایک فقیر دوست کی رائے تھی اجو میں نے عرض کر دی ا

(مرسلہ حبیب الرحمان ملک ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز ربوہ)

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ربوہ جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۱ - بڑا گوشت ۲ - چھوٹا گوشت

شرائط وغیرہ دفتر کے اوقات میں دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

ٹنڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ نبوت ۱۳۴۷ ہش یعنی ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء ہے۔

ناظم سپلائی جلسہ سالانہ

ولادت

مکرم چوہدری جلال الدین صاحب قادیانی واقف زندگی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۱۹/۱۰/۶۸ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود حضرت چوہدری بدر الدین صاحب صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف بنگال کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نومولود کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - خاکسار کے خالو جان مکرم قریشی بابو خان صاحب آف چک ۲۳۰ R.B چوہڑ ضلع لائلپور دل کے دورہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد نور خان عابد گوجرانوالہ)

۲ - خاکسار عرصہ دراز سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور اپنی دینیاوی ترقیات سے نوازے۔

(محمد احمد خالد چک ۲۵ گ ب)

۳ - خاکسار کے والد بزرگوار سید انتظار حسین صاحب پروپرائیٹر احمدیہ فرنیچر اسٹور بندر روڈ کراچی کو موٹر سائیکل کی ایک کار سے ٹکر ہو جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار لیاقت حسین از کراچی

۴ - مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ مزنگ لاہور ریلینیل کے شدید درد سے بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (خان ملک دلدار احمد بنیتر)

۵ - میرا لڑکا آفتاب احمد بیمار ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ محمد شفیع احمدی کاریگان حاجی بخش الدین صاحب محلہ خوابگان چکوال ضلع جہلم)

چندہ جلسہ سالانہ

۹۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ” اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اسی سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“ (اشتہار دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہے اور اس کی شرح کم از کم دس فی صدی یا سالانہ آمدنی کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر فرمائی ہے۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس چندہ کو پوری شرح سے بر وقت ادا کرے تاکہ یہ چندہ اس کے ایمان کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوائیے

اسلئے کہ

حضرت المصلح موعود کی جاری کردہ تحریک ہے

اسلئے کہ

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

اسلئے کہ

یہ ایک الہامی تحریک ہے

اسلئے کہ

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی (افسر امانت تحریک جدید)

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

ماہنامہ الفرقان ربوہ

تعلیمی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جسکے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں

سالانہ چندہ صرف ۵ روپے

مینیجر الفرقان ربوہ

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹری مال توجہ فرمائیں

نظارت بہشتی مقبرہ کو موصیوں کے ریکارڈ کو جماعت وار ترتیب دینے کے لئے ہر جماعت کے موصی صاحبان و حصہ آمد و جائیداد کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہے۔

نمبر شمار	نام موصی یا موصیہ	ولدیت یا زوجیت	نمبر وصیت	مکمل پتہ

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلوبہ فہرست مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک مہیا فرما کر مشکور فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حیاۃ بشیر رضی اللہ عنہ

قیمت ۸ روپے

لاہور تاریخ احمدیت

قیمت ۱۰ روپے

تالیفات حضرت شیخ عبد القادر صاحب (سابق سوداگر مل) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ربوہ کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے

شیخ عبد الشکور مکان ۵ گلی ۲۰ جناح پارک سلطانپورہ لاہور

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

ضلع بہاولپور کی احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

ضلع بہاولپور کی مختلف جماعتوں میں تربیتی اجلاس ماہ اکتوبر میں منعقد ہوئے ہیں۔ ان کی مختصر روداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

بہاولپور شہر

مورخہ ۴ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ احمدیہ مشن ہاؤس میں خاکسار کی صدارت میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ حکیم درحمہ بخش صاحب زعیم انصار اللہ نے تلاوت قرآن پاک کی اس کے بعد خاکسار اور مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے تربیتی تقریریں کیں اجلاس میں جماعت کے تمام مردوزن شامل تھے۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

چک ۴۰ فتح ضلع بہاولپور

مورخہ ۱۱ اکتوبر بعد نماز عشاء چک کے چوک میں آٹھ بجے شب تلاوت قرآن پاک کے ساتھ اجلاس کا آغاز ہوا۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر ضلع بہاولپور صدر جلسہ تھے۔ سب سے پہلے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی اور اسکے بعد صوفی علی محمد صاحب نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی اس اجلاس میں کثرت سے غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے عورتیں بھی شامل تھیں۔ دعا کے ساتھ رات کے دس بجے اجلاس کا اختتام ہوا۔

چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور

مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عشاء گاؤں کے کنارہ چوک میں زیر صدارت چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اجلاس عام کا آغاز ہوا۔ مولوی سعید احمد صاحب غازی معلم وقف جدید نے تلاوت کی اسکے بعد خاکسار نے اور سعید احمد صاحب غازی نے تقریریں کیں اور بالآخر صوفی علی محمد صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک پُر اثر تقریر کی۔ گاؤں کے غیر از جماعت مردوزن بکثرت شامل جلسہ تھے۔ دعا کے ساتھ اس اجلاس کی کارروائی تقریباً دس بجے انجام پذیر ہوئی۔

چک ۱۶۱ مراد ضلع بہاولپور

مورخہ ۱۳ اکتوبر بعد نماز عشاء گاؤں کی وسیع مسجد میں چوہدری رحمت اللہ صاحب کی صدارت میں جلسہ تقریباً ۸ بجے شب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور اس تقریر کے بعد صوفی علی محمد صاحب نے اسی موضوع پر پُر اثر رنگ میں تقریر فرمائی پہلے جلسوں کی طرح اسمیں بھی غیر از جماعت بالخصوص بی ڈی ممبر بھی شامل ہوئے ۱۰ بجے دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔ احباب سے ان جلسوں کے نتیجہ خیز اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناصر مربی ضلع بہاولپور)

ہفتہ تعلیم و عشرہ ترقی کے سلسلہ میں ٹی آئی کالج گھٹیالیاں میں علمی تقاریر

ماہ ستمبر کے نصف آخر سے لیکر اب تک ٹی آئی کالج گھٹیالیاں میں پاکستان کی دس سالہ ترقی کے سلسلہ میں پورا سرگرمی سے علمی تقاریر اور کھیلوں کا پروگرام جاری ہے اور یہ تقاریر ایک پہلے سے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق اس ماہ کے آخیر تک وقتاً فوقتاً جاری رہے گی۔ مورخہ تین ستمبر بروز جمعرات طلبہ کالج کی ایک میٹنگ اسی سلسلہ میں ہوئی یہ جلسہ ۹ بجے صبح شروع ہوا اور ساڑھے گیارہ بجے نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا طلبہ نے قرأۃ قرآن کریم۔ نظم خوانی اور تقاریر میں حصہ لیا۔ ان تینوں چیزوں میں اول دوم سوم آنے والوں کا فیصلہ ججز نے کیا اول دوم سوم رہنے والوں کو نقدی کی صورت میں انعام دیا گیا۔ اساتذہ میں سے خاکسار نے اور رانا محمد بشیر صاحب ایم اے اردو نے طلبہ سے خطاب کیا اور پاکستان کی گذشتہ دس سالہ ترقی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ طلبہ کی تمام تقاریر کا موضوع بھی پاکستان کی دس سالہ عظیم الشان ترقی تھا۔ تمام طلبہ نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ عام طور پر طلبہ کی تقاریر اچھی ہوئی تھیں۔

جلسہ کے خاتمہ پر طلبہ میں والی بال کا مقابلہ ہوا۔ اور دہلکے ہائی سکول کی کبڈی ٹیم سے کالج کی کبڈی ٹیم نے دوستانہ میچ کھیلا جس میں کالج کی ٹیم جیت گئی اسی سلسلہ میں مزید پروگرام زیر عمل ہے جو گاہ گاہ پیش ہوتا رہے گا۔ تعلیمی ترقی کے سلسلہ میں اساتذہ اور طلبہ کو انشائی مضامین لکھنے کی تحریک بھی کی گئی۔

(پرنسپل ٹی آئی کالج گھٹیالیاں)

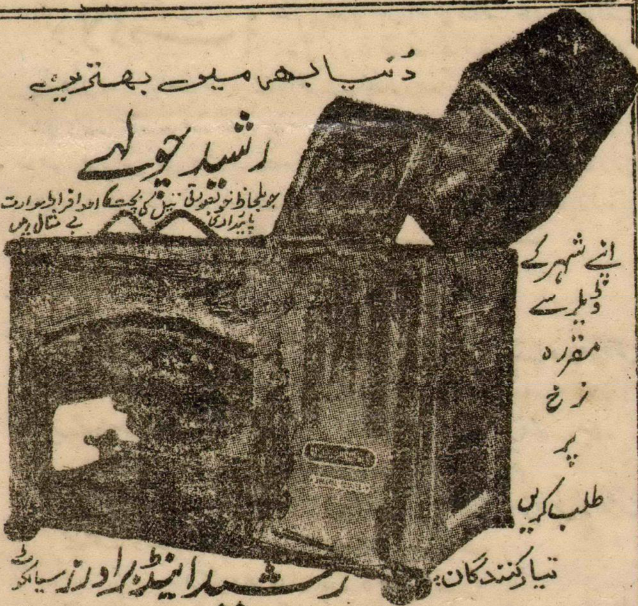

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳۳

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۰۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۲۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۰۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۰۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۶-۱۵	۹-۱۵	۳-۰۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے													
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۶-۱۵	۹-۳۰	۳-۴۵ بعد دوپہر	آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں													

(ظفر علی ظفر، ریذیڈنٹ منیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

جائداد — کراچی اور سابقہ سندھ میں ہر قسم کی زرعی و سکنی زمین و جائداد کی خرید و فروخت دیکھ بھال و انتظام تعمیر کرایہ رجسٹریشن وغیرہ دیگر متعلقہ امور کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں دیانت ٹریڈرز یوسف چیمبرز اسٹیشن روڈ حیدرآباد فون ۵۱۳۰ کراچی برانچ فون ۔۔۔

سرمہ خورشید

لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر
ہے۔ نظر تیز کرتا اور عینک
اتارتا ہے۔ خارش، پانی ڈھلکا
گرے، موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے
قیمت فی شیشی ۵ روپے

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے
بہترین سرمہ، خارش، پانی، بہنا، بائی
ناخنہ، پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج ہے
متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر جو
بچے، عورتوں، مردوں
سب کے لئے یکساں مفید
ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

آپ کے گھر میں
تریاق کبیر

کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے
تاکہ پیٹ درد، ہیضہ، متلی اور دستوں کا فوری
علاج کیا جا سکے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

شربت خانہ ساز

کھانسی نزلہ اور سینہ کے جملہ امراض کا مکمل علاج
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی تجربہ سپیشل
سب کے لئے یکساں مفید۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

100

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

نور صحت

کمزوری دور کرنے کے لئے چوٹی کی طاقت کا خاص اکسیر ۴۰ گولی ۱۵ روپے
ہر دوائی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ساڑھے بارہ روپے
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

"پاک ٹاؤن"

بیس ۶۰ روپے مرلہ
سستی زمین بہت اچھا موقع
لاہور شیخوپورہ روڈ پر اونچا اور ہموار رقبہ فیکٹریوں
کے نزدیک پاک ٹاؤن سکیم نمبر ۱ میں
پیمائش شدہ رہائشی پلاٹ خریدیں۔
سہولتیں: جامع مسجد، پارک، ہسپتال، ڈاک خانہ
بجلی۔ سوئی گیس، بسیں، سکول، اومنی بس روٹ
و دیگر ٹرانسپورٹ کے علاوہ ہر قسم کی سہولتیں
موجود ہیں۔ پتہ: املاک کارپوریشن
قلعہ لچھمن سنگھ ۱۴ راوی روڈ لاہور

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور نے تحریر فرمایا
میں نے اپنے حلقہ اثر میں حسب ضرورت مند کو طبیہ عجائب گھر کی صاف
ستھری ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا ہے اُس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ
بہترین دواخانوں میں اونچے معیار اور پایہ کا ہے"
نروس سسٹم کی اکسیر دوا قیمت فی شیشی دس روپے طاقت کی اکسیری گولیاں قیمت ایک ماہ
بارہ روپے۔ سرخ خون پیدا کرنے والی گولیاں قیمت چھ روپے۔ لبوب کبیر
موسم سرما کا خاص طاقت بخش تحفہ نصف پاؤ گیارہ روپے، ایک پاؤ بیس روپے
ہائی بلڈ پریشر کی طبی دوا قیمت پانچ روپے۔ بواسیر کی اکسیر الاثر دوا قیمت آٹھ روپے

طبیہ عجائب گھر۔ ایمن آباد، ضلع گوجرانوالہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی عمدہ بہترین نسل کے بچے نکالنے
والے انڈے اور یک روزہ چوزے حاصل کریں۔
ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے
زائد ہے۔ ریلہ انڈے -/۶ روپے درجن اور یک
روزہ چوزے ۱۸ روپے درجن۔
(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت
کو فروغ دیں

نصرت رائٹنگ پیڈ چھپ چکا ہے جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہ
چھپا ہوا ہے ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم ادویے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے
ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ
رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ فرما لیا
کریں۔ فی تولہ -/۲ روپے
ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹورز،
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت
اور عبدالرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ
اور لائل پور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

گھر کا چراغ
نرینہ اولاد کیلئے بہترین دوائی
مکمل کورس بیس روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا
زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے
بہترین تحفہ
فی شیشی سوا روپیہ
راولپنڈی میں احمد برادر جنرل سٹور سٹلائٹ ٹاؤن
ربوہ میں افضل برادر گول بازار
کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور
عبدالرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ سے خرید فرمائیں۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں
کو پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے
مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

مرالہ کے قریب ریلوے کی زمین جس کا رقبہ ۳۲۲ء۹۱ ایکڑ ہے۔
۱۰ نومبر ۱۹۶۸ کو دس بجے صبح سمبڑیال ریلوے اسٹیشن پر بذریعہ نیلام عام پٹہ
کاشت ٹھیکہ پر (لائسنس کے ذریعہ) دی جائے گی۔
شرائط وکوائف اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۲ پی ڈبلیو آر وزیر آباد کے دفتر میں
آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔
سی ۲۶۶۵ (۷) تہ سہر

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
(مینیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے
آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، بیڈ کورز
فرشی دریاں، کھیس تولئے، جائے نماز وغیرہ
اور پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چک گھنٹہ گھر امین پور بازار، لائل پور

زد جام عشق
مشہور معروف نسخہ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۷ اخاء تا ۲۳ اخاء ۱۳۴۷ ہش

۱- گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ

۲ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی قریباً دو ہفتہ لاہور میں قیام فرمانے کے بعد ۲۲ اخاء کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئیں گزشتہ دنوں علالت طبیعت تو بہتر رہی لیکن تھکان کا اثر چلتا رہا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

۳ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء کو ربوہ میں خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے علیحدہ علیحدہ اجتماعات منعقد ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔

خدام کے اجتماع میں ۲۳۵ مجالس کے ۲۸۵۴ خدام نے شرکت کی جب کہ گزشتہ سال ۲۰۹ مجالس کے کل ۲۵۷۲ خدام شریک ہوئے تھے اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اخاء کو بصیرت افروز خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا سے فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ امت مسلمہ کے نوجوانوں کی حیثیت سے اپنے منصب و مقام کو پہچانیں۔ اور اس ضمن میں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں انہیں پورے جذبہ و جوش کے ساتھ نبھائیں۔ حضور نے ۲۰ اخاء کو اجتماع میں شریک خدام کو اختتامی خطاب سے بھی نوازا جس میں حضور نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وقت بڑا قریب ہے جب اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ غالب بہرحال اسلام ہی آئے گا۔ اور یہ غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی ظاہر ہوگا۔ حضور نے خدام کو ان کی نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم صبر اور دعا کے مقام پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ اپنی بشارتیں اور وعدے ضرور پورے کرے گا۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں مستورات کی حاضری اور اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں اطفال کی حاضری گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ رہی، حضور نے مختلف اوقات میں ان ہر دو اجتماعات سے بھی خطاب فرما کر انہیں نہایت بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔

۴ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید کو ۱۳ اخاء ۱۳۴۷ ہش کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بچے کا نام شمیم احمد رکھا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑنواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ڈھاکہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے، اور اسے والدین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

۵ لاہور- محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی دو ہفتہ سے درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ پہلے ملت ہسپتال میں ایک اپریشن ہوا اور اب دوسرے اپریشن کے لئے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۶- مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۶ نبوت (نومبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا جس میں مندرجہ ذیل احباب تقاریر فرمائیں گے۔

۱- مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب لائل پور - دنیا کی عمر

۲- مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ - اشاعت اسلام کے ذرائع۔

۳- مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے مبلغ نائیجیریا - قرآنی پیشگوئی واذا الصحف نشرت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ اجلاس میں رونق افروز ہوں گے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد و تربیت - ربوہ)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے اجتماع کا پروگرام

۲۷ اخاء (اکتوبر) بروز اتوار

پونے چار بجے سے پونے پانچ بجے بعد دوپہر تک

۳-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم		
۳-۵۵	غرض و غایت	—	ابو العطاء
۴-۲	خطاب	—	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
	دعا و مصافحہ		

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی نمایاں کامیابی

امسال اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر مجلس مقامی نے جہاں بہت سے دوسرے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں انفرادی و اجتماعی انعامات حاصل کئے وہاں ورزشی مقابلہ جات کے اجتماعی مقابلوں میں سے فٹ بال اور والی بال کے انعامات جاریہ (ٹرافی) بھی حاصل کئے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مکرم سردار مقبول احمد صاحب ذبیح مہتمم مقامی کو متعلقہ ٹیموں کے کپتانوں سمیت عطا کئے۔ فٹ بال کے کپتان محمد اشرف صاحب اسحٰق اور والی بال کے کپتان محمد ارشد صاحب تھے۔

(محمد اعظم اکسیر معتمد مجلس ربوہ)

"وقف جدید" کا چندہ ایک مستقل تحریک ہے

احباب کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت کی جانی ضروری ہے کہ وقف جدید کی تحریک کوئی عارضی تحریک نہیں بلکہ جماعت کی تنظیم اور استحکام کے لئے اس کی نوعیت مستقل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبہ جمعہ سے یہ حقیقت بالکل واضح ہے حضور کا منشاء یہ ہے کہ جماعت کے بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد از جلد اس قابل ہو جائیں کہ وہ اس تحریک کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ ہماری جماعت اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں افراد پر مشتمل ہے اور اگر ہماری جماعت کی اندرونی تنظیم مضبوط ہو اور ہر بچہ کو اس مستقل جہاد میں شامل کیا جاوے تو نہایت آسانی سے اصلاح و ارشاد اور تدریس کے اہم پروگرام کو عمل جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

لہذا احباب اور سیکرٹریان مال اور وقف جدید اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ وقف جدید کا چندہ جماعت کے لئے مستقل حیثیت کا حامل ہے اور باقاعدگی کے ساتھ اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ
پاکستان - ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲